36530 ـ فیکٹری میں ملازمت کی بنا پر نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے نہیں جا سکتا

سوال

میں فیکٹری میں الیکٹریشن ہوں، ایك روز ڈیوٹی اور دو دن آرام كرتا ہوں، بعض اوقات میری ڈیوٹی جمعہ كے روز ہوتی ہے، اور كام كی نوعیت كی بنا پر میں نماز جمعہ كے لیے نہیں جا سكتا، تو كیا مجھ پر كچھ لازم ہوتا ہے ، اور مجھے كیا كرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نماز جمعہ كی اذان سننے والے پر نماز جمعہ كی ادائیگی واجب ہے، اگر وہ نماز جمعہ كی ادائیگی كے اہل میں سے ہو تو اسے اس اذان اور ندا كا جواب دیتے ہوئے نماز جمعہ كی ادائیگی كے لیے جانا ہو گا:

كیونكہ اللہ تعالی كا حكم ہے:

اے ایمان والو! جب جمعہ كے روز نماز جمعہ كی اذان دی جائے تو تم اللہ تعالی كے ذكر كے لیے دوڑے چلے آؤ، اور خریدوفرخت ترك كر دو، تمہارے لیے یہ بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو الجمعۃ (9).

ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہم سے مروی ہے كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" لوگ نماز جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں، یا پھر اللہ تعالی ان كے دلوں پر مہر ثبت كر دے گا، اور پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائینگے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (865).

اس بنا پر آپ كو چاہیے كہ آپ فیكٹری كے مالك كے علم میں لائیں كہ آپ نماز جمعہ كے لیے جائینگے، اور اسے آپ اور آپ كے علاوہ باقی مسلمانوں كو نماز جمعہ كی ادائیگی كے لیے جانے كی اجازت دینی چاہیے، اور یہ بھی ممكن ہے كہ آپ اسے یہ كہیں كے اس كے بدلے آپ اضافی ڈیوٹی كرینگے، اور اس كے ساتھ آپ اللہ تعالی سے دعا بھی كریں كے وہ آپ كے معاملہ میں آسانی پیدا فرمائے.

" جو كوئی بھی اللہ تعالی كا تقوی اختیار كرتا ہے، اللہ تعالی اس كے لیے نكلنے كی كوئی راہ بنا دیتا ہے "

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے کچھ ملازمین کے متعلق سوال کیا گیا جن کے کفیل انہیں اس دلیل بنا پر نماز جمعہ کی ادائیگی کی اجازت نہیں دیتے کہ وہ کھیتوں میں چوکیدار ہیں ؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" اگر تو یہ لوگ مسجد سے اتنے دور ہیں کہ لاؤڈ سپیکر کے بغیر اذان کی آواز نہیں سن سکتے، اور وہ شہر سے بھی باہر بستے ہوں تو ان پر نماز جمعہ کی ادائیگی لازم نہیں، ملازمین کو ممطئن رہنا چاہیے کہ کھیتوں میں ہی رہنے سے ان پر کوئی گناہ نہیں، اور وہ ظہر کی نماز ادا کریں.

ان کے کفیلوں کو یہ کہا جاتا ہے کہ: انہیں نماز جمعہ کی ادائیگی دینے میں ملازمین اور ان کے لیے بھی بہتر اور خیر ہے، اور ان کے دلوں میں اس سے اچھائی پیدا ہو گی، اور ہو سکتا ہے اس طرح وہ اپنے کام میں بہتری پیدا کریں، بخلاف اس کے کہ اگر ان پر سختی کی گئی تو ایسا نہیں ہو گا.

بہت سے ملازمین نماز جمعہ کی ادائیگی کی اجازت اس لیے مانگتے ہیں تا کہ وہ اپنے دوست و احباب کو مل سکیں، اسی لیے آپ دیکھیں گے وہ نماز جمعہ کے لیے آتے ہیں تو بازار میں کھڑے ہو باتیں کرتے رہتے ہیں، اور جب امام آتا ہے تو وہ بھی مسجد میں داخل ہو جاتے ہیں.

مدار اسی پر ہے کہ اگر وہ اذان کی آواز سنتے ہیں، یا پھر وہ شہر میں بستے ہوں تو نماز جمعہ میں حاضر ہوں، اور اگر وہ شہر سے خارج رہتے ہیں اور اذان کی آواز نہیں سنتے تو ان پر کچھ لازم نہیں. اھـ بتصرف

مستقل فتوی کمیٹی سے ایك نوجوان کے متعلق دریافت کیا گیا جو ایك بنگلہ میں بطور چوکیدار ملازم ہے، اور بنگلہ کا مالك اسے مسجد میں نماز کے لیے جانے نہیں دیتا، بلکہ اسے زدکوب کرتا اور ملك واپس بھیجنے کی دھمکی دیتا ہے ؟

تو کمیٹی کا جواب تھا:

نماز پنجگانہ مسجد میں باجماعت ادا کرنا واجب ہیں، لہذا آپ کو مسجد میں ہی نماز ادا کرنی چاہیے، اور اس میں آپ صبر وتحمل سے کام لیں اور اجروثواب کی نیت رکھیں، ان شاء اللہ اللہ تعالی تنگی کے بعد آسانی پیدا کرنے والا ہے.

فرمان باری تعالی ہے:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے رزق بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی اللہ تعالی پر توکل اور بھروسہ کرتا ہے اللہ تعالی اسے کافی ہو جاتا ہے، بلا شبہ اللہ تعالی اپنا کام پورا کرنے والا ہے اللہ تعالی نے ہر چیز کا اندازہ مقرر

کر رکھا ہے .

آپ کو علم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالی کی نافرمانی میں کسی بھی مخلوق کی اطاعت و فرمانبرداری نہیں کی جا سکتی، لہذا آپ اللہ تعالی کے ساتھ ہوں تو اللہ تعالی آپ کے ساتھ ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (7 / 302) اور لقاء الباب المفتوح (1 / 413).

لیکن اگر آپ کا فیکٹری سے نماز جمعہ کے لیے جانے میں فیکٹری کو نقصان ہو، مثلا مشینری میں تعطل ہونے یا پھر آگ وغیرہ لگنے کا احتمال ہو اور آپ کے ساتھ فیکٹری میں اور بھی ملازمین کام کرتے ہیں تو آپ فیکٹری میں ہی نماز جمعہ ادا کریں، اگر فیکٹری شہر میں ہے، یا شہر سے باہر اور آپ کو بغیر لاؤڈ سپیکر اذان کی آواز سنائی دیتی ہو.

لیکن اگر فیکٹری شہر سے باہر ہے اور آپ لاؤڈ سپیکر کی بغیر اذان کی آواز نہیں سن سکتے، یا پھر نماز کے لیے کام چھوڑنے سے آپ کو کام میں نقصان ہونے کا خدشہ ہو، تو یہ تمہارے لیے نماز جمعہ چھوڑنے میں عذر ہو گا، تو اس وقت آپ اگر ممکن ہو سکے تو باجماعت ظہر کی نماز ادا کریں.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ٹیلی فون اور بجلی کے محکمہ میں ملازمین کی ڈیوٹی جمعہ کے روز اور نماز کے اوقات میں بھی رہتی ہے، اور اگر وہ ڈیوٹی نہ کریں تو ٹیلی فون اور وائرلیس سسٹم میں خلل پیدا ہو جاتا ہے، کیا ان کے لیے نماز جمعہ ادا نہ کرنا جائز ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

کتاب و سنت اور اہل علم کے اجماع کے مطابق نماز جمعہ فرض عین ہے.

اس کے بعد کمیٹی کا کہنا تھا:

" لیکن اگر اس شخص میں کوئی شرعی عذر پایا جائے، مثلا کوئی شخص امن عامہ کا بلا واسطہ ذمہ دار ہو اور امت کے مصالح کی حفاظت اس کے ذمہ ہو، جو نماز کے وقت بھی اسے کام پر حاضر رہنے کا متقاضی ہو، جس طرح ٹریفک پولیس کے لوگ، یا پھر امن و عامہ پولیس والے، یا وائرلیس آپریٹر، اور ٹیلی فون آپریٹر وغیرہ ، جن کی باری نماز

جمعہ کے وقت آتی ہو یا نماز کی اقامت کے وقت تو اس طرح کے لوگ نماز اور جمعہ جماعت کے ساتھ ترک کرنے پر معذور ہیں.

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

حسب استطاعت اللہ تعالی سے ڈرو التغابن (16).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس چیز سے میں نے تمہیں منع کیا ہے، اس سے اجتناب کرو، اور جس چیز کا تمہیں میں نے کرنے کا حکم دیا ہے حسب استطاعت اس پرعمل کرو"

اور اس لیے بھی کہ علماء کرام نے بیان کیا ہے کہ کم ازکم عذر اس شخص کا ہے جسے اپنی جان اور مال کا خطرہ ہو، اسے نماز جمعہ اور نماز جماعت ترك كرنے کا عذر ہے، جب تك عذر قائم ہے.

لیکن اس سے فرض ساقط نہیں ہو گا، بلکہ وہ بروقت نماز ادا کرے گا اور جب ممکن ہو نماز باجماعت ادا کرے، یہ پانچوں واجب کی طرح واجب ہے.

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (8 / 188).

کمیٹی سے یہ بھی دریافت کیا گیا:

کلینك میں اگر کسی ڈاکٹر کی ڈیوٹی نماز جمعہ کے دوران مریضوں کے علاج معالجہ کے لیے ہو یا پھر کسی زخمی کو فورا فسٹ ایڈ دینا پڑے تو کیا اس ڈاکٹر کے لیے نماز جمعہ ترک کرنا جائز ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" سوال میں مذکور ڈاکٹر ایك عظیم کام سرانجام دے رہا جو مسلمانوں کے لیے فائدہ مند ہے، اور اس کے نماز جمعہ کے لیے جانے سے عظیم خطرہ لاحق ہو گا، لہذا اس کے نماز جمعہ ترک کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اسے وقت میں ہی نماز ظہر ادا کرنا ہو گی، اور جب نماز جماعت ادا کرنا ممکن ہو تو نماز جماعت ادا کرنا واجب ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

حسب استطاعت اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو.

اور اگر اس کے ساتھ کچھ اور بھی ملازمین اس وقت ڈیوٹی پر ہیں تو ان پر سب نماز ظہر باجماعت ادا کرنا واجب ہے. اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (8 / 191).

فتوی کمیٹی سے یہ سوال بھی ہوا:

کیا شہر سے تقریبا دو کلو میٹر دور پٹرول پمپ کے چوکیدار کے لیے نماز جمعہ ترك کرنا جائز ہے ؟ یہ علم میں رہے کہ اس پٹرول پمپ کو پہلے آگ لگ چکی ہے، اور وہاں چوری بھی ہوئی، اور چوکیدار کے بیوی بچے اور اس کے عزیز و اقارب بھی وہیں رہائش پذیر ہیں؟

کمیٹی کا جواب تھا:

اگر معاملہ ایسا ہی ہے جیسا بیان ہوا ہے، تو اس صورت میں اس عذر کی بنا پر نماز جمعہ ترک کرنے کے شرعی دلائل کے عموم کی بنا پر چوکیدار کے لیے نماز جمعہ کی بجائے ظہر کی نماز ادا کرنا جائز ہے، تا کہ وہ مذکورہ اشیاء کی چوکیداری کر سکے. اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (8 / 192).

کمیٹی سے یہ سوال بھی کیا گیا:

تقریبا تیرہ سے پندرہ ملازمین پٹرول صاف کرنے کے کارخانے میں ملازم ہیں، اور وہ کام کی بنا پر وہاں سے نماز جمعہ کے لیے کہیں اور نہیں جا سکتے اس لیے وہ وہیں نماز جمعہ ادا کرتے ہیں، کیا ان کا یہ عمل صحیح ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" اگر تو معاملہ ایسے ہی ہے جیسے بیان ہوا ہے، تو آپ لوگ وہیں نماز جمعہ ادا کر سکتے ہیں، کیونکہ فرمان باری تعالی ہے:

حسب استطاعت اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو. اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (8 / 194).

خلاصہ:

اگر نماز جمعہ میں حاضر ہونے کی بنا پر مسلمانوں کی کوئی عام یا خاص مصلحت ضائع ہو رہی ہو مثلا مال کی چوری، یا آگ لگنا، یا کسی چیز کا تلف ہونا، یا پھر کوئی ضرر اور نقصان ہونے کا اندیشہ ہو تو پھر نماز جمعہ سے پیچھے رہنا اور نماز ظہر ادا کرنا جائز ہے.

لیکن اگر ڈیوٹی میں موجود اور حاضر رہنے کا مقصد تجارت میں نفع یا فیکٹری کی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہو اور وہ اس ملازمت کو نہ کھونا چاہتا ہے، یا پھر اس لیے کہ اس ملازمت کی تنخواہ زیادہ ہے، یا کسی دوسری دنیاوی فائدہ کی خاطر نماز جمعہ ترك کرتا ہے تو ان اسباب کی بنا پر نماز جمعہ سے پیچھے رہنا جائز نہیں، یہ کیوں کر ہو سکتا ہے.

اور پھر اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! جب جمعہ کے روز نماز جمعہ کے لیے اذان دی جائے تو تم اللہ تعالی کے ذکر کے لیے دوڑے چلے آؤ، اور خریدوفروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو الجمعة (9).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے حقارت کی بنا پر تین بار جمعہ ترك کیا اللہ تعالی اس کے دل پر مہر ثبت کر دیتا ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (500) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

اس لیے نماز جمعہ سے پیچھے رہنے سے اجتناب کرو.

واللہ اعلم .